اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم چہارشنبہ

جلد ۲۸	۱۷ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش	۱۱ جمادی الآخری ۱۳۵۹ھ	۱۷ جولائی ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۶۰

عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روزافزوں ترقی

مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار "اہلحدیث" کا اعتراف

ناظرین کرام کو یاد ہوگا۔ کہ کچھ عرصہ ہوا "الفضل" میں ایک عیسائی مشن کی تبلیغی رپورٹ اس لئے درج کی گئی تھی۔ کہ جماعت احمدیہ کو عیسائیوں کی تبلیغی جدوجہد کا بھی علم رہے۔ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعتراض کیا۔ اور لکھا تھا۔ کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں ناکام ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اپنی بعثت کی غرض عیسائیت کی شکست قرار دی تھی۔ مگر عیسائیت تو روز بروز ترقی کرتی جارہی ہے۔ اس کے متعلق ہم نے تفصیلاً بتایا تھا۔ کہ احمدیت کے ذریعہ کس طرح عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں پسپا ہورہی ہے۔ آج بعض نقلی دلائل پیش کئے جاتے ہیں جن سے ثابت ہے۔ کہ گو بظاہر عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں دکھائی دیتی ہیں۔ بے شمار روپیہ بھی تبلیغ مسیحیت کے نام پر صرف ہورہا ہے۔ مگر ان سب کوششوں کے باوجود عیسائیت روز بروز تنزل کی طرف جارہی ہے۔ اور اسلام مسلمانوں کی غفلت اور جمود نیز انتہائی بے سروسامانی اور کس مپرسی کے باوجود محض اپنی روحانی قوت اور شوکت کے زور سے ترقی کرتا جارہا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے تن مردہ میں زندگی کی نئی روح پھونک دی ہے اور اس کی قبولیت کے دائرہ کو اس قدر وسیع کردیا ہے۔ کہ بلحاظ اثر اس کی ترقی کو سب اقوام محسوس کرنے لگی ہیں اور اس سے دیگر ادیان میں جو تزلزل پیدا ہوچکا ہے۔ اس کا نہایت صفائی سے اعتراف کیا جارہا ہے۔

ایک گزشتہ پرچہ میں آریہ لیڈروں کی زبانی اس امر کی ناکامی کا کھلے لفظوں میں اقرار پیش کیا جاچکا ہے۔ آج ایک عیسائی ماہنامہ "المائدہ" کی شہادت عیسائیت کے متعلق پیش کی جاتی ہے۔ بہت سی خرابیوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"ہندوستانی کلیسیا اندرونی جھگڑوں میں اتنی ڈوبی ہوئی ہے۔ کہ اس کو کسی اور بات کا خیال ہی نہیں آتا۔ ان حالات میں اگر نوجوان بددل ہوجائیں تو کوئی حیرانی کی بات نہیں ......

... ذات پات کا مرض روز بروز ترقی کررہا ہے۔ ان باتوں کا ہمارے چین اور فہم پر زبردست اثر ہورہا ہے ہم ہر بات سے ڈرتے ہیں۔ اور کوئی کام دلیری سے نہیں کرسکتے ....

ہم باوجود ہندوستانی ہونے کے ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ بعض دفعہ ایک مشن کا ممبر دوسری مشن کے ممبر سے شادی نہیں کرسکتا .... اس قسم کی باتیں ہماری قوم کی موت کا سبب ہورہی ہیں۔ واجب ہے۔ کہ ہم ہندوستانی مسیحی ایک عالمگیر کانفرنس کریں۔ اور جماعت کو ٹکڑوں میں تقسیم کردینے والی باتوں کو دور کرکے پھینک دیں۔ اگر ہم کوئی ایسا دلیرانہ قدم نہ اٹھائیں گے۔ تو میرے خیال میں ہندوستان میں مسیحیت کی ترقی ناممکن ہے"

اس سے بھی بڑھ کر ہم ایک ایسی شہادت پیش کرتے ہیں جس سے مولوی ثناء اللہ صاحب بھی انکار نہ کرسکیں گے یعنی اخبار "اہلحدیث" (۱۲ر جولائی) میں ایک مضمون "حفاظت دین اسلام" کے عنوان سے درج ہوا ہے۔ جس میں عیسائی کتب و رسائل کے حوالوں سے بتایا گیا ہے کہ ہندوستان۔ افریقہ۔ ایشیا کے دیگر ممالک نیز انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ فلپائن۔ امریکہ۔ برازیل۔ غرضیکہ دنیا کے ہر حصہ میں مسلمانوں کی تعداد روز افزوں ہے۔ اور آخر میں اخبار "صدق" یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کے حوالہ سے عیسائیت کی تبلیغ خارجہ کے انچارج مشن کی رپورٹ سے یہ فقرہ نقل کیا ہے۔ کہ:۔

"کلیسیاؤں، مشنریوں۔ اور ہر طرح کی متواتر مسلسل کوشش و مساعی کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا کام جاری ہے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم کو شاذ و نادر ہی کہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے ورنہ ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔ ان علاقوں میں ہم کو جتنے مسلمان عیسائی بنانے کے لئے ملتے ہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ عیسائی مسلمان ہوجاتے ہیں۔ ہماری منظم کوششوں کے باوجود اس وقت دنیا میں مسلمانوں ہی کی تعداد زیادہ ہے۔ اور مقبوضات برطانیہ میں تو یہ زیادتی بہت نمایاں ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی برکات احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور -/۶
میر شریف احمد صاحب 〃 〃 -/۵
محمد اکرام اللہ صاحب 〃 〃 -/۶
فضل الدین صاحب بتاسی 〃 〃 ۵/۴
اہلیہ صاحبہ صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی ۶/۴
ملک عبد الغفور صاحب 〃 〃 ۵/۸
بابو محمد خاں صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 -/۶
میاں عبد الغنی صاحب فورمین گنج لاہور -/۱۰۵
مستری عبد الحکیم صاحب معہ اہلیہ و والدہ صاحب 〃 -/۱۲
مستری عبد الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۱/۴
مستری حسن الدین صاحب 〃 ۶/۸
بابو مختار احمد صاحب 〃 ۳۱/۸
چوہدری عبد الغنی صاحب 〃 ۵/۸
چوہدری محمد الدین صاحب 〃 -/۶۰
〃 عبد الجلیل خاں صاحب مزنگ 〃 -/۵۵
〃 عبد الستار صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 -/۱۸
〃 عبد الرحیم صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 -/۱۱۴
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر مزنگ لاہور -/۱۰
چوہدری غلام میراں صاحب 〃 〃 ۱۰/۴
〃 محمد اسلم صاحب 〃 〃 ۱۰/۴
حکیم دین محمد صاحب 〃 〃 -/۱۲
چوہدری گل محمد صاحب بی - اے 〃 〃 -/۵
اہلیہ ڈاکٹر فیض اللہ صاحب 〃 〃 -/۵
سید منظور احمد صاحب 〃 ۵/۵
شیخ غلام جیلانی صاحب 〃 -/۵۳
چوہدری عبد الوحید صاحب مسلم ٹاؤن 〃 ۶/۴
〃 غلام رسول صاحب بنبہ R.A. 〃 -/۱۲
سکینہ بی بی صاحبہ شاہدرہ ۱۰/۸
زینب بی بی صاحبہ 〃 ۱۰/۸
چوہدری محمد حیات صاحب پنشنر ہٹی لاہور -/۳۷
ڈاکٹر سعید احمد صاحب 〃 -/۵۲
نبی بخش صاحب بھبلہ 〃 ۵/۵
مستری عبد الواحد صاحب شیخوپورہ ۱۰/۲
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب مرید کے 〃 ۱۰/۷
شیخ محمد بشیر صاحب آزاد 〃 〃 -/۱۰
〃 شیخ عبد الاحد صاحب 〃 ۱۰/۴
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب معہ اہل و عیال
ننکانہ صاحب شیخوپورہ -/۱۴
سید لال شاہ صاحب معہ اہلیہ و والدہ صاحبہ
آنبہ ۳۵/۸
منشی محمد الدین صاحب معہ اہلیہ 〃 -/۳۵
چوہدری محمد الدین صاحب معہ اہلیہ 〃 -/۱۴
ملک عبد اللہ صاحب کالیہ 〃 〃 ۲۰/۱۰

منشی محمد نذیر صاحب آنبہ ۵/۱۳
ملک شاہ محمد صاحب کالیہ 〃 ۶/۸
میاں عبد اللہ صاحب 〃 ۵/۳
بابا سوہن صاحب 〃 ۵/۲
سردار محمد صاحب بھوئیوال -/۵
چوہدری رحیم بخش صاحب چک چھور ۱۱۶ ۱۱/۸

اہلیہ صاحبہ شیخ محمد لطیف صاحب گوجرانوالہ -/۷
حافظ فیض احمد صاحب وزیر آباد ۵/۲
میاں محمد الدین صاحب 〃 -/۶
چوہدری محمد سعید صاحب حکیم بقاپور -/۵
قاضی ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد ۲۲/۱۰
مولوی غلام احمد صاحب 〃 -/۵

زمیندار جماعتوں کا قابلِ تعریف و تقلید نمونہ

زمیندار جماعتوں کے افراد اور اُن کے کارکن توجہ فرماویں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدوں کی رقم بھی ۱۵ اگست سنہ ۱۹۴۰ء تک سو فی صدی پوری ہو جائے۔ کیونکہ جولائی میں تو عام طور پر فصل نکل آتی ہے۔ زمیندار جماعتوں میں سے ضلع شیخوپورہ کی جماعت کے امیر سید لال شاہ صاحب ایک مستعد اور ہوشیار کارکن ہیں۔ انہوں نے سال ششم کے متعلق وعدہ کیوقت لکھا۔ کہ چونکہ احباب زمیندار ہیں۔ اس لئے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کی ضرورت بتا کر وعدہ کراؤں گا۔ تا کہ ان کا دل خود بخود کہے۔ کہ تحریک جدید میں شامل ہونا ہے۔ چنانچہ آپ نے اسی طرح سال ششم کے -/۱۷۴ کے وعدے حضور کے پیش کئے۔ اور ۳۱ مئی تک -/۱۲۲ کی رقم جو ۷۰٪ فی صدی احباب نے ادا کر دی ہے۔ اس لئے کہ امیر صاحب نے اُن کے دل میں تحریک جدید کی اہمیت بٹھا دی تھی۔ اسی طرح جماعت بسراواں کا وعدہ ۳۶ کا تھا۔ جو سو فی صدی پورا ہو گیا۔ جماعت ظفروال -/۶۶ کا تھا۔ جو ۸۱٪ فی صدی پورا ہوا۔ جماعت بھاگووالی ۷۹٪۔ جماعت کرتو ۸۴٪ نرگڑی ۶۶٪۔ کمبوہ والی ۹۳٪ گکھڑ۔ سو فی صدی چک ۱۲۷ رکھ ۹۰٪ چک ۲۰۹ لودھی ننگل ۷۸٪۔ چک ۳۱۲ سو فی صدی۔ چک ۹ پنیار ۸۰٪ بھلا سو فی صدی۔ ٹبیالہ ساہنیاں سو فی صدی۔ سرائے عالمگیر سو فی صدی۔ شادیوال ۸۳٪۔ کڑیانوالہ ۱۲۸ میں سے -/۹۵۔ گھیڑ سو فی صدی وصول ہو چکے ہیں۔ اس کے سوائے جن زمیندار جماعتوں کے وعدے پورے نہیں ہوئے وہ ۱۵ اگست تک پورے کرنے کی فکر کریں۔ ضلع گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ پٹیالہ۔ نابھہ۔ علاقہ سندھ۔ منٹگمری۔ ریاست بہاولپور وغیرہ وغیرہ۔ والسلام

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب چک چھور ۱۱۷ ۵/۴
سید علی صاحب 〃 〃 ۲۰/۲
غلام احمد صاحب عرف برما 〃 -/۶
چوہدری رحمت علی صاحب معہ اہلیہ کیرنو -/۳۱
〃 سردار خاں صاحب 〃 ۹/۲
〃 ثناء اللہ خاں صاحب 〃 ۵/۸
ماسٹر فقیر احمد صاحب سراب خورد ۷/۴
چوہدری محمد شفیع صاحب اوورسیر مانگٹانوالہ -/۱۱۵
〃 احمد مختار صاحب لاہور -/۳۵
عمر الدین شیخ الدین بھوئیوال ۵/۵
میر محمد بخش صاحب پلیڈر گوجرانوالہ -/۵۵
ماسٹر غلام نبی صاحب چغتائی معہ اہلیہ 〃 -/۳۷
ملک محمد مقبول احمد صاحب 〃 ۵/۱
شیخ عبد الرحیم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر 〃 -/۲۶
قاضی نذیر احمد صاحب مدرس الدھے والا -/۵

محمد یوسف صاحب بھٹی لوہری والہ ۵/۹
چوہدری غلام حسین صاحب موہنکے ۳۵/۱
〃 محمد شریف صاحب ہاشمی گوجچک ۵/۲
〃 محمد عظیم الدین صاحب 〃 ۵/۱
میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹ ۵/۴
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب 〃 -/۶
عزیز احمد صاحب چک چھٹہ 〃 ۴/۴
محمد اسمٰعیل صاحب مانگٹ اونچے -/۵
اللہ دتا صاحب نرگڑی -/۵
ظہور الدین صاحب 〃 -/۵
محمد جمال صاحب 〃 ۶/۱۰
مستری احمد الدین صاحب 〃 ۵/۲
عبد القادر صاحب قصور -/۱۹
مہر بی بی صاحبہ بھاگا بھٹیاں ۵/۶
چوہدری احمد خاں صاحب بھیکووالی ۵/۴

چوہدری سردار خاں صاحب کھیوہ والی ۵/۴
〃 ظفر علی صاحب چندھڑ بی۔ اے گکھڑ ۸/۱
〃 سلطان علی صاحب 〃 〃 ۸/۴
〃 محمد مالک صاحب 〃 〃 -/۱۱
اہلیہ چوہدری محمد نذیر خاں صاحب ایمن آباد ۱۵/۱۲
ملک محمد عبد اللہ خاں صاحب 〃 ۵/۴
چوہدری سردار خاں صاحب گونڈہ 〃 -/۵
〃 علی محمد صاحب تانڈہ رسول پور -/۱۰
اللہ دتا صاحب پنشنر رام نگر ۵/۳
امۃ الرحمٰن صاحبہ جنڈو کی -/۶
غلام احمد صاحب سلیو کی چیمہ ۵/۱/۶
عبد الرحمٰن صاحب ولد میاں جلال الدین صاحب
حافظ آباد ۶/۸
چوہدری کرم الٰہی صاحب تلونڈی کھجور والی -/۵
محمد الدین صاحب مدو کے گوسائیاں -/۵
چوہدری عبد الاحد صاحب لائل پور شہر -/۸۰
محمد یوسف صاحب سکرٹری انصار اللہ 〃 ۵/۵
مولوی عبید اللہ صاحب معہ اہلیہ 〃 ۱۰/۱۲
شیخ عبد الحمید صاحب ایڈیٹر 〃 -/۱۰۲
قاضی عبد الرشید صاحب 〃 -/۶
نذیر احمد صاحب نمدا حقی کالج 〃 ۶/۴
منشی عبد العزیز صاحب غلام حسین صاحب
گوجرہ -/۳۲
ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب 〃 -/۱۱
چوہدری سلطان علی خاں صاحب چک ۱۲۷
بہلولپور -/۱۵
〃 اعظم علی خاں صاحب 〃 〃 〃 -/۱۵
منشی الیاس الدین صاحب معہ رضیہ بیگم بنت
چک ۱۲۷ بہلولپور ۱۱/۷
مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل 〃 ۱۰/۴
ڈاکٹر نور احمد صاحب معہ اہل و عیال چک ۲۰۹ -/۵۲
چوہدری غلام حسین صاحب 〃 ۵/۵
〃 عبد اللہ صاحب چک ۳۳۲ ج ب ۶/۴
سید طفیل محمد شاہ صاحب چک ۲۷۶ ۵/۲
چوہدری جان محمد صاحب چک ۳۱۳ -/۶
〃 محمد حسین صاحب 〃 -/۶
〃 جلال الدین صاحب قمر چک ۱۹۶ -/۱۶
〃 چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۳۳۳ -/۵
〃 چوہدری سرور علی صاحب چک ۳۰۳ ۵/۸
مرزا ناصر علی صاحب جھنگ مگھیانہ -/۵
میاں صدر الدین صاحب شورکوٹ ۵/۴
محمد زاہد صاحب 〃 ۷/۸
تاج محمود صاحب چنیوٹ ۵/۴

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران اراضی کیلئے ایک ضروری اعلان

ہماری سکنی اراضیات کی فروخت کے لئے حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم مقرر تھے اور وہ عموماً جلسہ سالانہ کے بعد فروخت کا سارا حساب کتاب صاف کر کے مجھے سمجھا دیا کرتے تھے۔ لیکن اس دفعہ چونکہ جلسہ سالانہ کے بعد مولوی صاحب موصوف کی طبیعت کچھ علیل رہی اور بعدہ وہ حضرت صاحب کے ساتھ کراچی تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے زیادہ بیمار ہو کر واپس آئے اور اسی بیماری میں انتقال فرما گئے۔ اس لئے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کی فروخت کے متعلق مجھے ان سے حساب فہمی کا موقعہ نہیں ملا۔ اور نہ ہی فروخت اراضی کا ریکارڈ پوری طرح صاف ہو سکا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن اصحاب نے گذشتہ جلسہ سالانہ میں مولوی صاحب موصوف کی معرفت ہماری کوئی سکنی زمین خریدی ہو۔ وہ مجھے بہت جلد نمبر اراضی اور رقبہ اور زرِ ثمن سے اطلاع دیں۔ تاکہ حساب چیک کیا جا سکے اور اگر کوئی غلطی ہو تو وہ درست کر دی جائے۔ اگر اس اعلان کے بعد کسی صاحب نے اطلاع دینے میں غفلت یا سستی سے کام لیا تو اس کی ذمہ واری ان پر ہو گی۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر گئے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۲ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ضرورت ہے

میونسپل کمیٹی پاک پٹن کے لئے ایک اوورسیر کی اسامی بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ صرف کوالی فائڈ اور تجربہ کار مسلمان امیدوار درخواستیں دیں۔ امیدواران کو درخواست مع اسناد وغیرہ کی مصدقہ نقول کے (جو واپس کر دی جائیں گی) ذیل کے پتہ پر نام کے ساتھ ۱۰ اگست ۱۹۴۰ء تک ارسال کر دینی چاہئیں۔

سردار سید زمان خان۔ پی سی ایس
پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی پاک پٹن

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے دیانتدار ثابت ہوئے ہیں۔

الہام الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشا تیار کئے جاتے ہیں۔

جن کی سفارش جلسہ سالانہ پر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے

سلور جوبلی میڈل فرمائی تھی ۲ آنے فی میڈل کے حساب سے طلب کریں۔

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

کینتھوا ڈین ہیئر آئل

سر کے بالوں کی جلد کمزور ہو جانے سے بال جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں کینتھوڑا ڈین ہیئر آئل جلد کو تقویت پہنچاتا ہے۔ آپ دیکھینگے کہ چند ہی دنوں میں بال جھڑنے بند ہو جائینگے۔ بالوں کو نرم ملائم اور لمبا کرتا ہے قیمت فی شیشی ۱؎ محصولڈاک علاوہ۔

مینیجر دواخانہ حکمتیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے امریکہ کی حکومت کو ہدایت کی ہے۔ کہ بلجیم۔ ہالینڈ اور لکسمبرگ سے امریکن سفرا اور تجارتی مشن کل تک واپس بلا لئے جائیں۔ امریکہ کی حکومت نے ابھی اس کا جواب نہیں دیا۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ آج مصر کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ فرانس کے ساتھ ہمارے تعلقات بدستور ہیں۔ ہمارا رویہ اس سے دوستانہ رہے گا۔ جرمن فرانس میں بھی ہم مصری مفاد کے تحفظ کی کوشش کریں گے۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ جنرل ڈیگال نے فرانسیسی زبان میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت میرے پاس ایک زبردست فوج موجود ہے۔ جو بحر و بر نیز فضا میں دشمن کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس فوج میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے گا۔ اور بالآخر ہم دشمن پر فتح پائیں گے

برلن ۱۴ جولائی ایک فرانسیسی کروزر وزنی ۵۸۸۶ ٹن سخت پہرہ کے باوجود برطانوی بندرگاہ سے نکل کر فرانس کے ایک جزیرہ میں پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر نے اب برطانیہ پر حملہ کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ اور ایک ایسی سکیم پر غور کر رہا ہے۔ جس کے ذریعہ برطانیہ کے سوا سارے یورپ پر اس کا تسلط ہو جائے۔

دمشق ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ شام میں نوجوان زبردست مظاہرے کر رہے ہیں۔ کہ شام پر فرانسیسی انتداب اب ختم ہو چکا ہے۔ اب ہمارا ملک ترکی کی حفاظت میں رہے گا۔ فرانسیسی فوج کے بہت سے عرب سپاہی فلسطین سے چلے گئے ہیں۔ عام بغاوت کے آثار نظر آ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے جاپان کو یقین دلا دیا ہے۔ کہ آئندہ برما کی راہ سے چین کو سامان جنگ نہ جانے دیا جائیگا حکومت جاپان نے اسلحے کر

برطانوی جہاز رہا کر دیا ہے۔ جسے اس نے شنگھائی میں نظر بند کیا ہوا تھا۔

شملہ ۱۴ جولائی۔ گاندھی جی نے انگریزی قوم سے جو اپیل کی تھی۔ کہ عدم تشدد پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھر بار ہٹلر کے حوالہ کر دیں۔ اس کے جواب میں وائسرائے ہند نے انہیں اطلاع دی ہے۔ کہ میں نے آپ کی تجویز ملک معظم کی حکومت کے پیش کر دی تھی۔ اور مجھے آپ کو یہ اطلاع دینے کی ہدایت ہوئی ہے۔ کہ آپ کی پالیسی قابل اعتبار نہیں ہے۔

لنڈن ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی اور جاپان میں تجارتی معاہدے کی گفتگو ہو رہی ہے۔ دونوں ممالک کے نمائندے انقرہ میں جمع ہیں۔

لنڈن ۱۴ جولائی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی بچوں کو سمندر پار بھیجنے کی سکیم فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔

لاہور ۱۵ جولائی پنجاب اسمبلی کا اجلاس آج شروع ہو گیا۔ وزیر اعظم نے تحریک کی۔ کہ اس اجلاس کی کاروائی کو خفیہ رکھا جائے۔ یہ تجویز کثرت آراء سے پاس ہو گئی۔ ایک سرکاری تحریک پر بحث ہو رہی ہے۔ کہ صوبہ میں امن کے قیام کے لئے حکومت نے جو کاروائی کی ہے وہ درست ہے۔ اور اسے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنی چاہئیں۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ آج پھر انگریزی طیاروں نے ار ٹیریا پر پرواز کر کے شدید بمباری کی۔ بعض تیل کے ذخائر میں ایسی آگ لگا دی کہ تیس میل سے شعلے نظر آتے تھے۔ تمام طیارے سلامتی سے واپس پہنچ گئے۔

شملہ ۱۵ جولائی۔ ریاست جوناگڑھ کے لوگوں نے لڑائی کے فنڈ میں ۴۴ ہزار روپیہ دیا ہے

دہلی ۱۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے وائسرائے ہند سے کہا ہے۔ کہ مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مجھے ایگزیکٹو کونسل میں لے لیا جائے۔ اور دوسرے جو ممبر لئے جائیں۔ وہ میری مرضی سے لئے جائیں۔ خیال ہے کہ وائسرائے اس شرط کو نہیں مانیں گے۔

دہلی ۱۴ جولائی۔ مولانا آزاد نے ایک تار کے ذریعہ مسٹر جناح سے دریافت کیا تھا۔ کہ ملک کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے سوا اور کسی تجویز پر بھی مسلم لیگ نیشنل وزارتیں بنانے کے سلسلہ میں کانگرس سے تعاون کر سکتی ہے؟ اس پر مسٹر جناح نے ان کو لکھا ہے۔ کہ میں آپ سے کسی قسم کی خط و کتابت کے لئے تیار نہیں ہوں۔ مسلمانوں کو آپ پر قطعاً اعتماد نہیں۔ آپ محض نام کے صدر کانگرس ہیں۔ اور ہندوؤں کے اشارہ پر چلتے ہیں۔ اگر آپ میں کوئی خودداری ہے۔ تو فوراً مستعفی ہو جائیں۔ آپ نے لیگ کو سخت نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ اس کھیل کو چھوڑ دیں۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ اطالوی افواج مویالی پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مگر ذرا بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ مویالی کی فوجوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ برابر مدد پہنچائی جا رہی ہے انگریزی ہوائی جہاز بھی اطالوی فوجوں پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔ جس سے اطالوی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ طبرق کی بندرگاہ کو بھی بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ بہت سے تیل کے ذخیروں کو آگ لگا دی گئی دشمن کے ہوائی جہازوں نے گذشتہ شب دو بار۔ اور ایک بار آج صبح مالٹا پر حملوں کی کوشش۔ مگر کوئی

نقصان نہ پہنچا سکے۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے عدن پر بھی حملہ کیا مگر نقصان نہ پہنچا سکے۔

آج صبح پھر جنوب مغربی انگلستان پر جرمن طیاروں نے حملے کئے جس سے کچھ آدمی ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے

ٹوکیو۔ ۱۵ جولائی۔ آج برطانوی سفیر نے جاپان کے وزیر خارجہ سے بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے انگریزی جہازوں کو حکم دیا ہے۔ کہ چین کی چاروں بندرگاہوں سے جو اس وقت چین کے قبضہ میں ہیں نکل جائیں۔ جاپان ان پر حملہ کرنا چاہتا ہے اور اگر کسی برطانوی جہاز کو نقصان پہنچا تو جاپان ذمہ دار نہ ہو گا۔

برلن ریڈیو نے اعلان کیا۔ کہ جرمنی آئرلینڈ پر حملہ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ مگر اس کے ایسے وعدوں کی حقیقت ساری دنیا کو معلوم ہے۔

شملہ ۱۵ جولائی۔ مردم شماری کے موقعہ پر یو۔پی میں لوگوں کی مالی حالت معلوم کرنے کے متعلق بھی بعض سوالات دریافت کئے جائیں گے۔ میسور میں مویشیوں کی گنتی بھی معلوم کی جائے گی۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ یورپ میں بھی انگریزی ہوائی جہاز دشمن کے اڈوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ کئی ہوائی اڈوں۔ کشتیوں کے اڈوں۔ گولہ بارود کے ذخائر اور پیٹرول کے ذخائر کو تباہ کر چکے ہیں

ہر قسم کا انگریزی اور دیسی صابن بنانا سیکھنے کیلئے
صرف
مکمل عملی صابون سازی باتصویر
منگوا لیجئے۔ صابن کی ہر قسم کی واقفیت کیلئے یہ کتاب کافی ہے۔ قیمت عہ محصولڈاک سات آنہ
ضخامت ۱۳۶ صفحات۔ فہرست مضامین دیکھنے کی خواہش ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر
مفت طلب کریں
دفتر گنجینۂ روزگار گوجرانوالہ پنجاب

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سطور نقل کرنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار "اہلحدیث" لکھتا ہے:۔

"اب ان حقائق کے پیش نظر عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روزافزوں ترقی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے؟"

بے شک کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کونسی جماعت ہے۔ جو دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے اور جس کے مبلغ قریباً دنیا کے ہر ملک میں اور خاص کر حکومت برطانیہ کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ اگر کوئی نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ عیسائیت کا عروج مٹ جائے گا۔ اور دنیا میں اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس کے آثار آپ کے خدام کے ذریعہ ظاہر ہو رہے ہیں۔ عیسائیت کی ترقی رک چکی بلکہ وہ روبہ تنزل ہے۔ اور اسلام کو ہر گوشۂ عالم میں فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے جواب میں ہم نے یہی عرض کیا تھا۔ کہ عیسائیت کا یکسر خاتمہ چند روز میں نہ تو ہو سکتا ہے۔ اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا اس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں یا نہیں۔ اور آج اہلحدیث نے خود اعتراف کر لیا ہے۔ کہ

"عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روزافزوں ترقی میں کوئی شبہ نہیں"۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بخار اور دردِ شکم کی شکائت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اب بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

کل صاجزادہ مرزا منظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس حصار تشریف لے گئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شیخ عبد القادر صاحب اور مولوی چراغ الدین صاحب کو لنگے ضلع گجرات بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

آج دوپہر کو چودھری مختار نبی صاحب محلہ دار العلوم نے اپنے لڑکے بشیر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔

مقامی درسگاہوں کے سہ ماہی امتحانات شروع ہیں۔

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سندھ کے لئے اعلان

ڈاکٹر حاجی خان صاحب کا تقرر بطور نائب امیر صوبہ سندھ اس لئے عمل میں لایا گیا تھا۔ کہ میری عدم موجودگی صوبہ سندھ کے موقعہ پر وہ بطور قائمقام امیر فرائض سر انجام دیں گے۔ اب چونکہ ایک لمبا عرصہ کے لئے میں سندھ نہیں جاسکوں گا۔ اس لئے جماعت ہائے صوبہ سندھ اور سیکرٹری صاحبان پراونشل انجمن کو مطلع کیا جاتا ہے کہ صوبہ کی امارت سے متعلقہ تمام خط و کتابت ڈاکٹر حاجی خانصاحب انچارج سول ہاسپٹل میرپور تحصیلو سے کریں۔ کیونکہ میرے ساتھ خط و کتابت میں طول عمل اور ڈاک کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

خاکسار محمد عبد اللہ خان پراونشل امیر صوبہ سندھ حال از دریا گنج دہلی

جماعت احمدیہ قادیان کا یوم التبلیغ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۱۴ وفا ۱۳۱۹ ہش (۱۴ جولائی ۱۹۴۰ء) کو جماعت احمدیہ قادیان نے نہائت عمدگی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ یعنی مسلمانوں میں تبلیغ احمدیت کی۔ ارد گرد دس بارہ میل کے حلقہ میں جس قدر دیہات ہیں ان میں تبلیغ کے لئے مختلف محلوں کے اصحاب کو وفود کی صورت میں بھیجا گیا۔ ہدائت یہ تھی۔ کہ صبح آٹھ بجے دعا کے بعد سوائے معذوروں یا کسی کام پر مقرر ہونے والوں کے تمام احباب روانہ ہو جائیں۔ اور چھ بجے شام واپس آئیں۔ کاروبار اور دکانیں بند رہیں۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ضروری ہدایات اور صیغہ نشر و اشاعت نے مناسب لٹریچر تمام محلوں کے کارکنوں کو پہونچا دیا۔ تاکہ وہ مناسب مبلغین کے ذریعہ تقسیم کرائیں۔ اس تنظیم کے ماتحت تبلیغ احمدیت کی گئی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ناخواندہ اصحاب کو پڑھ کر سنائے گئے بعض اصحاب دُور دُور کے دیہات و قصبات میں ریل اور سائیکلوں کے ذریعہ بھی گئے۔ قریباً ہر جگہ لوگوں نے مبلغین کی باتوں کو توجہ سے سنا۔ اور افراد جماعت کی خوش کلامی بردباری اور تحمل مزاجی کے باعث خدا کے فضل سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ دوپہر کو زوردار بارش بھی ہوئی۔ مگر اس کی وجہ سے تبلیغ میں کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہوئی۔ بلکہ موسم خوشگوار ہو گیا۔

امام مسجد احمدیہ لنڈن کا تار

لنڈن ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء (تار بنام الفضل) مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن مطلع کرتے ہیں۔ کہ عبد الخالق خان صاحب ابن حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب ہماری جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ چودھری انور احمد صاحب معہ میاں نسیم حسین صاحب کے دو بچوں کے لنڈن سے ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے نیز شام کے احمدیوں کی حفاظت کے لئے دعا کی جائے۔

ضروری اعلان

جو احباب مقامی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا چندہ بھیجتے تھے۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے مقامی تبلیغ ترقی کر کے ایک علیحدہ مد قائم ہو گئی ہے۔ جو دوست اس فنڈ میں چندہ بھیجنا چاہیں وہ نشر و اشاعت نہ لکھیں بلکہ مقامی تبلیغ لکھیں۔ اور اگر کسی نے مئی اور جون میں اس سے پہلے کوئی چندہ مقامی تبلیغ کا نشر و اشاعت کے نام سے بھیجدیا ہے۔ تو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی رقم نشر و اشاعت کی مد سے نکال کر مقامی تبلیغ میں جمع کر لی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب وی پی وصول فرمانے کیلئے تیار رہیں

حسب اعلان سابقہ جن احباب کا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا تھا۔ ان کے نام ۱۰ جولائی کو وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے تمام احباب وی پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ موجودہ حالات میں جبکہ کاغذ کی گرانی کے باعث اخبار کی مالی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ضرور وی پی وصول کر لیں۔ ایک دوست بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وی پی واپس کردے۔ اور دفتر کو نقصان پہونچانے کا موجب ہو۔

خاکسار مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام شرعی اصطلاح میں واقعی نبی ہیں

حقیقۃ الوحی کے حوالہ سے غلط استدلال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء و ابدال و اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"

پیغام صلح مجریہ ۸ جون میں کوئی صاحب عبدالحمید غیر مبایعین میں اپنی شمولیت کا باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریر کو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"جس بات کو حضرت مرزا صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ نبی کا نام پاتا ہے اور یہ اہل علم کے نزدیک معمولی بات ہے۔ آج اگر کوئی پہلوان شیر ہند کا نام پائے۔ تو وہ حقیقت میں شیر نہیں ہو جاتا۔ اور نہ ہی کوئی اسے شیر سمجھے گا۔ بلکہ طاقتور ہونے کی وجہ سے مجازی طور پر شیر کا نام پا گیا۔ پس اسی طرح قرآن مجید اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجازی طور پر سراج منیر کہا گیا ہے"

یہ استدلال پیش کرنے کے بعد عبدالحمید صاحب لکھتے ہیں:-

"یہ عبارت اس قدر صاف ہے۔ کہ مجھے اس کے مقابلہ میں لاکھ حوالے دکھائے جائیں میں یہی کہوں گا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنا مفہوم نبوت اس شان کے ساتھ یہاں بیان فرمایا ہے۔ کہ اس سے زیادہ آپ کچھ نہیں کہہ سکتے تھے"

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ تو واقعی درست ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حوالہ میں اپنا مفہوم نبوت پوری شان سے بیان فرمایا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا جو مفہوم عبدالحمید صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ ہرگز درست نہیں ہے۔

غلط مثالیں

ان کی پیش کردہ پہلوان کے "شیر ہند" کا نام پانے کی مثال اس جگہ انہیں ہرگز کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ پہلوان کو شیر ہند کا خطاب ملنا بلحاظ عرف خاص کے مجاز نہیں۔ بلکہ بلحاظ لغت کے مجاز ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر مبایعین مجازی نبی بلحاظ لغت کے تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔ کہ لغت نے نبی کے جو معنے کئے ہیں۔ وہ واقعی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر صادق آتے ہیں۔ پس غیر مبایعین کے نزدیک بھی لغت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی نبی ہوئے۔ غیر مبایعین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے انکار تو شرعی اصطلاح کے لحاظ سے ہے ان کے نزدیک آپ شرعی اصطلاح میں واقعی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ مجازی نبی ہیں۔ پس چونکہ نبی ایک شرعی اصطلاح ہے۔ اس لئے عبدالحمید صاحب کو اس جگہ شیر ہند کی عرفی اصطلاح پیش نہیں کرنا چاہیئے تھی۔ مگر انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ان کی یہ اصطلاح تو ان کے خیال کے خلاف نتیجہ خیز ہے کیونکہ شیر ہند کا خطاب عرفی اصطلاح ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے تئیں مجازی نبی عرفی اصطلاح کے بالمقابل ہی کہا ہے نہ کہ قرآنی اصطلاح کے لحاظ سے۔ قرآنی اصطلاح کے لحاظ سے تو آپ واقعی نبی ہیں۔

اسی طرح عبدالحمید صاحب کی دوسری مثال سراج منیر کی اصطلاح کو بھی اگر شرعی اصطلاح قرار دیا جائے۔ تو قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقعی اور درحقیقت سراج منیر ہوں گے۔ نہ کہ مجازی۔ اور یہ شرعی اصطلاح لغت کے لحاظ سے مجاز ہوگی نہ کہ شریعت کے لحاظ سے۔ لہٰذا یہ مثال بھی عبدالحمید صاحب کے خلاف جاتی ہے ہاں اگر وہ اسے شرعی اصطلاح قرار نہ دیں۔ تو پھر تو وہ اسے پیش کرنے کا کوئی حق ہی نہیں رکھتے۔ کیونکہ نبی ایک شرعی اصطلاح ہے۔ اور اس کا سراج منیر کے لفظ پر قیاس درست نہ ہوگا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ لکھنے سے کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص ہوں۔ یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شرعی اصطلاح میں نبی نہیں:

سیاق حوالہ

اگر عبدالحمید صاحب غور سے کام لیتے اور اس حوالہ کے سیاق کلام پر غور کرتے تو وہ کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شرعی اصطلاح میں واقعی نبی ہونے سے انکار نہ کرتے۔ کیونکہ ان کے پیش کردہ حوالے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا۔ اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے۔ کہ بجز نبی کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فلا یظھر علےٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جس قدر خدا تعالے نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی"

اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید سے نبی کے معنی بیان فرما کر امت محمدیہ میں تیرہ سو سال کے عرصہ میں صرف اپنے تئیں ہی ان معنوں کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور اسی کی مزید وضاحت میں آگے چل کر عبدالحمید صاحب کے پیش کردہ حوالہ میں فرمایا ہے۔ کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی:

اب یہ امر تو صاف ظاہر ہے۔ کہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ کی شرط نبی کے لئے قرآن مجید کی بیان کردہ شرط ہے۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود ساختہ۔ کیونکہ یہ شرط آیت فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول میں موجود ہے پس جو شخص اس شرط کو پورا کرے گا۔ وہ قرآنی یعنی شرعی اصطلاح میں واقعی نبی ہوگا اور چونکہ اس شرط کو بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام تیرہ سو سال میں صرف آپ نے ہی پورا کیا ہے۔ لہٰذا اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں امت محمدیہ میں قرآنی اصطلاح کے تحت نبی کا نام پانے کے لئے آپ ہی مخصوص کئے گئے۔ اور امت کے دوسرے تمام لوگوں میں سے کوئی اس نام کا مستحق نہیں ہوا۔ کیونکہ کسی نے اس شرط کو پورے طور پر حاصل نہیں کیا:

کیا مسیح موعود کے سوا کوئی محدث نہیں ہوا

غیر مبایعین تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے مراد محدثیت لیا کرتے ہیں۔ اور محدثیت کو ایک مجازی نبوت قرار دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو منجملہ محدثین امت میں سے ایک محدث شمار کیا کرتے ہیں۔ اگر ان کے خیال کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ اپنے تئیں نبی یعنی محدث قرار دیا ہے۔ تو پھر عبدالحمید صاحب سوچیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قول کیسے درست ہوا۔ کہ تیرہ سو سال میں نبی کا نام پانے کے لئے آپ ہی مخصوص ہیں جبکہ حضور نے تو صاف فرما دیا ہے۔ کہ قرآنی معنوں کے لحاظ سے تیرہ سو سال میں کسی فرد نے بھی نبی کے لئے بیان کردہ شرط کو پورا نہیں کیا۔ لہٰذا میں ہی اس امت میں تیرہ سو سال کے عرصہ میں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص ہوں۔ لیکن غیر مبایعین اس کے برعکس سب مجددین امت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح کے مجازی نبی قرار دیتے ہیں:

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

تبدیلی عقیدہ

غیر مبایعین کے غلط پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر عبد المجید صاحب لکھتے ہیں:

"اب اگر قادیانیوں کے کہنے کے مطابق مان لیا جائے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنا عقیدہ نبوت بدل لیا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ کی ذات پر بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے۔ یعنی جیسا موقعہ وہ دیکھتا ہے۔ ویسا ہی کام نکالتا ہے۔ جب مولویوں نے سختی شروع کی تو اپنا کام نکالنے کے لئے اپنے مسیح کو کہدیا۔ کہ ان کو کہہ دو۔ کہ ہمارا دعوےٰ نبی ہونے کا ہرگز نہیں۔ ہم تو اسلام کے خادم ہیں لوگ اس بات کو سنکر حضرت مرزا صاحب کی طرف جھک گئے۔ کہ مولوی محمد حسین افترا کرتا ہے جب تھوڑی جماعت بن گئی۔ اور دیکھا کہ اب کام چل گیا ہے۔ تو پھر وہی نبوت جس کو مولوی محمد حسین بٹالوی پیش کرتا تھا۔ اس کا اقرار کر لیا۔"

افسوس ہے کہ عبد المجید صاحب کو سخت مغالطہ دیا گیا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ قطعاً نہیں کہ خدا نے اپنا کام نکالنے کے لئے مسیح کو یہ کہدیا۔ کہ تو کہہ دے ہمارا دعوےٰ نبی ہونے کا ہرگز نہیں۔ بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی وقت بھی ایسا نہیں فرمایا کہ تم نبوت کے دعوےٰ سے انکار کرو۔ یہ ایک بناوٹ ہے جو غیر مبایعین نے خود وضع کر کے عبد المجید صاحب کے کانوں میں ڈالی ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شروع دعوےٰ سے ہی نبی اور رسول کہا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اس رسمی عقیدہ کے رکھنے کی وجہ سے کہ نبی وہ ہوتا ہے جو نئی شریعت لائے۔ یا بعض احکام سابقہ کو منسوخ کرے یا احکام جدید لائے یا بلا استفادہ کسی نبی سابق کے دعوےٰ کرے۔ چونکہ اس تعریف کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تئیں مصداق نہیں پاتے تھے۔ اس لئے شروع میں ایک عرصہ تک آپ اپنے متعلق لفظ نبی کی تاویل جزئی نبی یا محدث کے الفاظ سے کرتے رہے۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بارش کی طرح وحی نازل ہوئی۔ اور اس وحی الٰہی میں بار بار آپ کو نبی کا خطاب دیا گیا۔ تو آپ نے اپنے تئیں بالتصریح نبی کہنا شروع کر دیا۔ اور اپنے متعلق نبی کے لفظ کی محدث یا جزئی نبی کے الفاظ سے تاویل کرنا ترک کر دیا۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے کسی جگہ بھی اپنے تئیں نبی بمعنی محدث یا جزوی نبی نہیں لکھا۔ بلکہ حضور نے خود حقیقۃ الوحی میں سائل کے جواب میں جو اس نے حضور کی کتاب تریاق القلوب اور ریویو آف ریلیجنز کے دو حوالوں کی بنا پر پیش کیا۔ صاف صاف لکھ دیا۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اور اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹)

عبد المجید صاحب غور فرمائیں تبدیلی عقیدہ کا تو اس جگہ اقرار موجود ہے۔

دعویٰ مسیحیت کے متعلق غیر مبایعین سے ایک سوال

اسی قسم کی ایک تبدیلی آپ اس سے بھی پہلے دعوےٰ مسیحیت کے بارہ میں فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضور کسی سائل کو جواب دیتے ہوئے کہ کلام میں یہ کیوں تناقض پیدا ہو گیا لکھتے ہیں۔ "سو اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو۔ کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹)

اعجاز احمدی صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں۔

"پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا۔ کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور حضرت عیسےٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا۔ کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔"

اگر عبد المجید صاحب کو تبدیلی عقیدہ در بارہ نبوت کی بنا پر خدا کی ذات قابل اعتراض نظر آتی ہے۔ تو وہ غور فرمائیں۔ کہ جب غیر مبایعین خود یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بارہ سال تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے تئیں مسیح موعود نہ سمجھتے رہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں آپ کو شد و مد سے مسیح موعود قرار دیا تھا۔ کیا یہی اعتراض غیر مبایعین کے عقیدہ پر بھی وارد نہیں ہوتا۔ جو معترض صاحب نے تبدیلی عقیدہ در بارہ نبوت پر وارد کیا ہے۔ معترض صاحب ذرا غیر مبایعین سے اس کا جواب تو پوچھ کر شائع کریں۔

بابو عبد المجید صاحب پر یہ بات بھی واضح رہے۔ کہ انہیں اس بارہ میں بھی مغالطہ دیا گیا ہے۔ کہ مخالف علماء نے جس قسم کی نبوت کا دعوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کیا تھا۔ ویسا ہی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتی ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بتلانے کے لئے کہ کس قسم کا دعویٰ آپکی طرف منسوب کیا جاتا رہا۔ اپنے آخری مکتوب بنام اخبار عام میں فرماتے ہیں۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعوےٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں بلکہ ایسا دعوےٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوےٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے۔"

باقی رہا فتوے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا۔ معلوم ہوتا ہے کہ معترض صاحب نے یہ فتوےٰ ابھی بغور پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ اور غیر مبایعین سے سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیا ہے۔ ورنہ اگر اصل فتوے پڑھ کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت صاحب کے متعلق یہ شبہ ظاہر کیا ہے۔ کہ آئندہ آپ انبیائے بنی اسرائیل کی طرح نبوت مستقلہ کا علی الاعلان دعویٰ کریں گے۔ پھر اس فتوے میں تو وہ آپ کی طرف جزئی نبوت اور نبوت ناقصہ کا دعوےٰ ہی منسوب کرتا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ مولوی محمد حسین اس دعویٰ کو نبوت کا دعوےٰ قرار دیکر بھی کفر قرار دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ آپ کی طرف انبیاء بنی اسرائیل کی طرح کی نبوت کا دعویٰ منسوب کرتا ہے۔ اور یہ شبہ ظاہر کرتے ہوئے آپ پر کفر کا فتوے لگاتا ہے۔ کہ گویا در پردہ آپ نے نبوت مستقلہ کا ہی دعوےٰ کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو نبوت مستقلہ تسلیم نہیں کرتی۔ پس ہم پر یہ الزام درست نہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ویسا ہی نبی تسلیم کرتے ہیں جس قسم کی نبوت غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے رہے۔ اور جس کا آخر دم تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام انکار فرماتے رہے۔ پس ہماری پوزیشن تو اس بارہ میں بالکل صاف ہے۔ ہاں میں ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعجاز احمدی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ براہین احمدیہ کے شائع ہونے پر لدھیانہ کے مولویوں محمد و عبد العزیز نے کہا کہ یہ شخص عیسیٰ بنتا ہے۔ اور مسیح سے متعلقہ تمام پیشگوئیوں کو اپنے اوپر چسپاں کرتا ہے۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے ریویو براہین احمدیہ میں اس کا یہ جواب دیا۔ کہ مرزا صاحب تو یہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے۔ پھر خود مسیح بننے کا دعوے انکی طرف کیسے منسوب کیا جا سکتا ہے اب دیکھئے براہین احمدیہ شائع ہونے پر لدھیانہ کے مولویوں نے جو کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بارہ سال بعد جا کر اس کا علم ہوا۔ اور آپ بارہ سال تک اسی عقیدہ پر قائم رہے۔ کہ مسیح آسمان سے نازل ہو گا۔ پھر جب بارش کی طرح وحی الٰہی میں آپکو مسیح موعود قرار دیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ مسیح ناصری فوت ہو چکا ہے تو آپ نے کھلے لفظوں میں مسیح موعود کا دعوےٰ کر دیا۔ اور یہ بھی لکھ دیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے تو آپکو براہین احمدیہ میں ہی شد و مد سے مسیح موعود قرار دیا تھا۔ لیکن آپ اس سے غافل رہے۔ اب عبد المجید صاحب بتائیں۔ کہ کیا دعویٰ مسیحیت کے متعلق غیر مبایعین لدھیانہ کے ان مولویوں کے ۱۲ سال قبل کے پیش کردہ خیال کو آج جھٹلا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر ہم پر انہیں ایسے اعتراضات کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ جبکہ زد میں خود انکے اپنے عقائد بھی آتے ہیں۔ پس عبد المجید صاحب ہم [illegible] کہتا ہے۔ میرے قادیانی بزرگو خدا کے لئے غور کرو کہ تمہارا خدا اور مسیح کہاں ہے کیسی جرأت ہے جو مولویوں کو جھوٹا کہہ سکے۔" خود ان پر اور تمام غیر مبایعین پر وارد ہوتا ہے۔ ہم تو دعوےٰ نبوت مستقلہ کے متعلق غیر احمدی علماء کے پیش کردہ الزام کو بڑے زور سے جھٹلاتے ہیں۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری
لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بٹالہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ
اور
غیر مسلم پریس کا احرار کی حمائت میں شور

آجکل جس طریق پہ مناظرہ کیا جاتا ہے ہم اسے پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ عام طور پر مناظرہ میں تو تو میں میں ہوتی۔ اور مخالف مناظرین عام طور پر غیر شائستہ رنگ میں گفتگو کرتے ہیں۔ اسوجہ سے ہمارے مخالفین کا طریق ہے کہ وہ ہمیں مناظرہ کا چیلنج دیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ نوشہرہ مجاسنگھ میں احرار نے جلسہ کیا۔ ہم نے دخل نہیں دیا۔ مگر ہمارے غازی کوٹ کے جلسہ میں احرار نے خواہ مخواہ بلاوجہ بالمقابل جلسہ کر کے ہمیں چیلنج دیا۔ اسی طرح اٹھوال میں ہماری جماعت کا ایک سلسلہ تبلیغی و تربیتی جلسہ تھا۔ وہاں ان کے آدمیوں نے جا کر عین جلسہ کے دن مناظرہ مقرر کیا۔ اور شرائط طے کرنے کے باوجود تاریخ مقررہ پہ وہاں نہ پہنچے۔ ہم لوگ سارا دن انتظار کرنے کے بعد اگلے دن بٹالہ پہنچے وہاں پھر ان لوگوں نے ہمارے ساتھ مناظرہ کے شرائط طے کئے۔ اور اس میں چند شریف آدمی بھی شریک ہو گئے۔ مگر اس کے بعد انکو رعب۔ دھمکی اور غنڈا پن سے مجبور کر کے شرافت سے مناظرہ کرنے سے روک دیا گیا۔ اور ساتھ ہی انکو مجبور کیا گیا۔ کہ مناظرہ کے دن احرار کا جلسہ کیا جائے تا لوگوں پہ یہ اثر ڈالا جائے۔ کہ احمدی مناظرہ سے بھاگ گئے ہیں۔ اشتہار مناظرہ پر چونکہ ہماری جماعت کے لوگ بھی جمع ہو چکے تھے اسواسطے ہم نے جلسہ کیا۔ مگر انہوں نے شرائط کے مطابق شریفانہ طور پر مناظرہ کرنے سے انکار کر کے بالمقابل ڈھول بجانا اور شور ڈالنا شروع کر دیا۔ اور جب افسران آئے تو جلسہ شروع کر دیا۔ بٹالہ میں احرار کی تعدی اور زیادتی جس رنگ میں احمدیوں پہ ہو رہی ہے۔ وہ شرفا سے پوشیدہ نہیں۔ ہم انکی تعدی اور شرارت کی وجہ سے متواتر دس سال تک۔ وہاں تبلیغی جلسہ بھی نہیں بھی نہیں کیا۔ تا یہ لوگ فتنہ کی صورت پیدا نہ کر دیں۔ مگر اب شرائط مناظرہ طے ہو جانے۔ تاریخ مقرر ہو جانے۔ تاریخ مقرر ہو جانے اور اشتہار شائع ہو جانے اور وقت مقررہ پہ لوگوں کے آجانے کی وجہ سے حالات اس بات کا تقاضا کرتے تھے کہ باہر سے آنیوالے لوگوں کو ایک انتظام میں رکھا جائے۔ اور اگر مناظرہ نہیں ہو سکا تو ایک معمولی سے جلسہ کی صورت میں لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے اصل حالات بتا کر انکو امن کے ساتھ رخصت کر دیا جائے۔ مناظرہ کے اشتہار کی وجہ سے لوگوں کا وسیع پیمانے پہ جمع ہو جانا ضروری تھا۔ تاکہ مخالف اپنی عادت کے مطابق غلط پراپیگنڈا نہ کر سکیں۔ احمدی آئے اور تھوڑی دیر جلسہ کر کے امن کے ساتھ افسران کی ہدایت کے مطابق اکٹھے جلسہ گاہ سے ایک راستہ سے جو تھانیدار صاحب اور تحصیلدار صاحب کے حکم سے مقرر کیا گیا تھا۔ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

جماعت احمدیہ کے اس اجتماع اور نظام کے مطابق امن کے ساتھ شہر سے واپس چلے جانے پر احرار کی طرف سے بالکل غلط الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے آجتک اپنی پچاس سالہ تاریخ میں کبھی امن شکنی نہیں کی۔ مگر ہمارے مخالف ہمارے ہر جلسہ میں امن شکنی کرتے ہیں۔ چنانچہ سیالکوٹ میں ہمارا جلسہ ہوا۔ جس میں ان کی طرف سے شدید خشت باری کی گئی۔ امرتسر میں ہمیشہ ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کیا جاتا ہے چنانچہ ایک دفعہ احمدیوں کو سیرت النبی کے جلسہ میں مار مار کر زخمی کر دیا گیا۔ اور جلسہ گاہ پہ قبضہ کر لیا گیا۔ تاروال۔ نوشہرہ ککے زئیاں میں احرار کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے ہم عنقریب انشاء اللہ ان مظالم کی فہرست شائع کریں گے جو صرف ضلع گورداسپور میں احمدیوں پہ ہوتے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان مظالم میں بعض موقعوں پہ گورنمنٹ کے افسران نے ہماری مدد کی ہے جس کے ہم شکر گذار ہیں۔

احرار کے احمدیوں پر سخت مظالم کرتے۔ اور ان کو ہر طرح کی تکالیف پہنچانے کے باوجود الٹا ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ غیر احمدیوں کو مُردے دفن کرنے کے لئے قادیان میں جگہ نہیں دیتے ہیں حالانکہ قادیان میں ایک ایسا عام قبرستان موجود ہے۔ جس میں ابھی سینکڑوں آدمی دفن ہو سکتے ہیں۔ جہاں یہ الزام احمدیوں کے متعلق غلط ہے وہاں یہ لوگ خود اس الزام کے نیچے ہیں۔

چنانچہ پچھلے سال ایک چھوٹی معصوم لڑکی کو بٹالہ میں دفن نہ کرنے دیا گیا۔ موضع تمرائیں چوہدری میراں بخش صاحب کو انکے آبائی قبرستان میں دفن کرنے سے روکا گیا۔ آخر مجبوراً ان کو ایک ساتھ کے کھیت میں دفن کیا گیا۔ موضع بہادر حسین میں ایک چھوٹی لڑکی کے دفن کرنے میں بٹالہ شہر سے احرار نے جا کر روکاوٹ پیدا کی۔ اور ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ سیٹھانکوٹ کے ایک معزز احمدی کے رشتہ دار کو وہاں دفن نہ کرنے دیا گیا۔ آخر انکو شہر سے باہر ایک گاؤں میں لے جا کر دفن کیا گیا۔ احرار کا ہمیشہ یہ طریق ہے کہ ایسے موقع پہ ہزارہا کی تعداد میں جمع ہو کر احمدی نعش کی بے حرمتی کرتے ہیں اور کوئی ہندو پریس انکی اس انسانیت سے گری حرکت پر بھی اظہار نفرت نہیں کرتا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ اب کے ہندو پریس نے احمدیوں کے تین ہزار کے اجتماع پہ جو بٹالہ میں مناظرہ سننے کے لئے آیا تھا۔ اور تحصیلدار صاحب کے مقرر کردہ راستہ سے ہوتا ہوا شہر سے باہر چلا گیا بہت کچھ شور و غوغا کیا ہے یہ امر اس لئے بھی نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ کہ بٹالہ کا واقعہ کسی رنگ میں بھی ہندو پریس کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ مسلمانوں کا ایک اندرونی اختلافی مسئلہ پہ مناظرہ تھا۔ جسکا ہندو مذہب سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔ پھر ہندو پریس کو اس میں دخل دینے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اور کیوں اس نے یکطرفہ پراپیگنڈا کیا۔ تمام رپورٹوں میں اس بات کا بغیر تحقیقات کے اظہار کیا گیا ہے کہ احمدیوں کی طرف سے تعدی ہوئی ہے۔ اور بلاوجہ انہوں نے جلسہ کیا ہے۔ اس سے ہندو اخبارات کی غالباً یہ غرض ہے کہ احمدی جماعت کو جو مسلمانوں میں ایک ہی منظم جماعت ہے بدنام کر کے کمزور کیا جائے۔ اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو آپس میں لڑا کر اپنا مطلب نکالا جائے

لیکن ہم ایسے اخبارات کو یقین دلاتے ہیں کہ انکی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی۔ کیونکہ مسلمان اپنے مذہب کے لئے جوش رکھنے والی قوم ہے جب ان میں مذہبی اختلاف ہوتا ہے۔ تو بڑی شدت سے ہوتا ہے۔ لیکن جب ان میں اتحاد ہوگا تو وہ بھی بہت مضبوط ہوگا۔ اور وہ وقت آنیوالا ہے کہ دنیا مسلمانوں کے اتحاد پہ اسطرح حیران ہوگی۔ جسطرح انکے اختلافات پہ حیران ہے۔ اور انکی باہمی محبت و مودت کو دیکھ کر انگشت بدندان رہ جائے گی۔

احرار نے اب پھر ہمیں کھلا چیلنج مناظرہ دیا ہے۔ اگر وہ شرافت۔ تہذیب اور نیک نیتی سے تحقیق حق کے لئے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو جیسا کہ ہم نے ۲۳ جون کے جلسہ میں اعلان کیا تھا۔ ہم اب بھی اعلان کرتے ہیں۔ کہ احرار کا یہ کھلا چیلنج مناظرہ ہمیں منظور ہے۔ مگر چونکہ یہ مذہبی مناظرہ ہے۔ اسواسطے اس پر شریفانہ اور منصفانہ رنگ میں غور کرنا چاہئیے۔ اور مناظرہ کے تقدس کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمیں تمسخر وغیرہ کا رنگ نہیں ہونا چاہئیے۔ اگر ہم میں خشیت اللہ نہیں۔ تو ہم لوگوں کو اس کام میں جو اللہ تعالےٰ کے نام پہ کیا جائے۔ ہرگز دخل نہیں دینا چاہئیے۔ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال تمام مناظروں اور مباحثوں میں انسان کو چاہئیے۔ کہ خشیۃ اللہ اور خوف الٰہی کے ماتحت کام کرے۔ اگر یہ نہیں تو آپ لوگ بھی کوشش کر رہے ہیں اور ہم بھی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جس کو چاہے گا کامیابی دیگا۔ اگر ہم حق پہ ہیں۔ تو آپ لوگوں کی مخالفت اور تعدی اور ہمیں بدنام کرنا کسی رنگ میں حق کو پھیلنے سے نہیں روک سکتا۔ اور اگر ہمارے پاس حقیقت اور سچائی نہیں تو خدا تعالےٰ خود ہمیں تباہ کر دے گا۔ آپ لوگوں کی مخالفت کی ضرورت نہیں۔ فریب اور دھوکہ بازی خود بخود تباہ ہو جاتی ہے۔

۲۶ جون کو احرار کے اس کھلے چیلنج کو منظور کیا گیا تھا اس کے بعد بذریعہ اخبار الفضل اس کی منظوری شائع کی گئی۔ مگر تاحال احرار کے کسی ذمہ دار آدمی کی طرف سے ہمیں کوئی تحریر نہیں آئی کہ وہ کونسی تاریخ مناظرہ کیلئے تجویز کرتے ہیں۔ امید ہے کہ سیکرٹری شعبہ تبلیغ مجلس احرار اس یاد دہانی پر ضرور جواب دیں گے۔

خاکسار:۔ دل محمد مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور

ماہانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ ہجرت ۱۳۱۹ھش

وقار عمل

مقامی مجالس۔ قادیان کی تمام مجالس نے یوم وقار عمل اچھی طرح منایا۔ اس کے علاوہ بورڈنگ تحریک جدید کے خدام مسجد اقصیٰ میں سائبان لگاتے رہے۔ خدام مسجد میں چٹائیاں بچھاتے رہے ایک راستہ صاف کیا گیا ایک بوجھل لکڑی گڈے پر رکھنے میں مدد دی۔ خدام کھیتی باڑی بھی کرتے رہے۔ دارالرحمت میں نالیوں اور نشیب جگہوں کو درست کیا گیا۔ مسجد کے فرش غسل خانہ اور اس کے ارد گرد صفائی کی گئی۔ ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ دارالبرکات میں مسجد میں چھڑکاؤ کرتے رہے سات نالیاں صاف کی گئیں اور دو نئی بنائی گئیں۔ ایک گڑھا پانی کے لئے کھودا گیا۔ ایک گلی اور سڑک کی صفائی کی گئی۔ خدام نے قریباً ۹۰ ٹوکریاں دارالمجاہدین سے سٹور میں پہنچائیں۔ دارالانوار میں مسجد کے پاس سے اینٹیں اور روڑے ہٹائے گئے۔ دارالفضل میں ایک نالی صاف کی گئی بعض جگہوں سے آک کے پودے صاف کئے گئے۔ کوڑا کرکٹ اٹھا کر بعض گڑھوں کو اس سے پر کیا گیا۔ دارالشیوخ کے خدام نے اپنے محلہ میں صفائی کی۔ یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صفائی کرتے رہے۔ ایک سڑک کو درست کیا۔ دارالسعۃ میں مسجد کی صفائی کے علاوہ درختوں کو پانی دیا گیا۔ قریباً ۵۰ فٹ لمبی نالی صاف کی گئی۔ ناصر آباد میں مسجد کو صاف کیا گیا۔ دارالعلوم میں ایک نالی صاف کی گئی۔ ایک سڑک کی مرمت کی گئی۔ آک کے پودے اکھاڑے گئے۔ قادر آباد میں ایک راستہ پر مٹی ڈالی گئی۔

بیرونی مجالس۔ گوجرانوالہ کے خدام نے مسجد کے فرش کو صاف کیا۔ ۱۵ گڑھے پر کئے۔ ۱۱ نالیاں درست کیں بعض گڑھوں سے گندا پانی نکالا۔ ایک مکان کی آگ بجھانے میں مدد دی۔ مسافروں کا سامان اٹھایا۔ ٹوٹیوں میں پانی ڈالا۔ ۳ سائیکلوں کے پنکچر لگائے۔ اطفال نے سڑک کے بعض خراب حصوں کو درست کیا۔ اور سودا سلف لا کر دیتے رہے۔ کیرنگ کے خدام نے نہایت محنت سے انجمن کے دفتر کی چھپر بندی کی۔ جمعہ کے لئے مستورات کی خاطر ایک چھپر کی دیوار بنانے کا انتظام کیا۔ مبلغ صاحب کے لئے سائبان لگایا گیا۔ کنری سندھ میں خدام نے کوارٹروں کی پچھلی طرف صفائی کے کام کو جو دیر سے شروع تھا ختم کیا۔ کوارٹروں کے درمیانی اور سامنے کے گڑھوں کو صاف کیا۔ ملتان میں خدام ہر جمعہ کو صفائی اور سائبان لگانے کا انتظام کرتے رہے۔ پیکال اڑیسہ میں ایک تالاب کے راستے کو درست کیا۔ اور گند کو دور کیا۔ نصرت آباد میں ایک ۱۰ فٹ چوڑی اور ۱۵۰۰ فٹ لمبی سڑک کو ٹھیک کیا گیا۔ مونگھیر میں احمدی آبادی کی ایک گلی کو صاف کیا۔ اور ایک گیٹ لگانے میں حصہ لیا۔ ایک صحن کی صفائی کی۔ مسجد کے کوئیں کی صفائی کے علاوہ صحن میں چھڑکاؤ بھی کیا۔ ایک گڑھے کو پر کیا۔ بنگہ میں مسجد کے کوئیں کے گرد مٹی ڈالی گئی۔ بھیرہ میں چار دفعہ وقار عمل منایا گیا جس میں مسجد احمدیہ کی عمدگی سے صفائی کی گئی۔ صحن سے ملبہ اٹھایا گیا۔ نالیوں کو صاف کیا گیا۔ سائبان لگائے جاتے رہے۔ نلکے کو ٹھیک کیا گیا۔ پانی کا ٹینک ہر جمعہ کو بھرا جاتا رہا۔ ایک راجباہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے قریباً ۲۷ فٹ سڑک کا حصہ خراب ہو گیا تھا۔ خدام نے نہایت محنت سے ۲۷×۳½×۳½ راستہ گذرنے کے لئے تیار کیا جس کی تکمیل ابھی باقی ہے۔ دیپالپور ضلع ملتان میں ۷ گلیوں اور موٹروں کے اڈے میں صفائی کی گئی۔ ایک نالی بنائی گئی۔ اسٹیشن سے گندم کی بوریاں اٹھا کر لائی گئیں۔ آگرہ میں یوم عمل منایا گیا۔ خدام نے ڈیڑھ گھنٹہ تک کام کیا۔ سرینگر میں دارالتبلیغ کی صفائی کی گئی۔ ایک نالی کو درست کیا۔

ٹراٹن گڑھ میں صرف ایک ممبر ہیں۔ وہاں چھتروں کا کوآں خشک ہو جانے کی وجہ سے ان کو پانی کی تکلیف تھی۔ خادم نے ان کے گھروں میں پانی بھرنے کا انتظام کیا۔ سونگھڑہ میں ایک تالاب کو صاف کیا۔ موضع شکارمیں گاؤں کی گلیوں خصوصاً شمال اور مشرقی حصہ میں صفائی کا کام کیا۔ مسجد کی صفائی کے علاوہ کوئیں سے گری ہوئی اشیاء نکالی گئیں۔ لودہراں میں مسجد کے فرش کو دھویا جاتا رہا۔ اور مسجد کے ارد گرد اور بعض دیگر گلیوں میں صفائی کی۔ لودہراں میں نماز پڑھنے کے لئے ایک تھڑا مٹی ڈال کر بنایا گیا۔ سہاری میں نالیوں اور گلیوں کے کوڑا کرکٹ کو صاف کیا۔ جہلم میں خدام نے ایک غیر آباد کوآں پر کرنے میں مدد دی۔ لدھیانہ میں مسجد کی صفائی کی جاتی رہی خدام جھاڑو دیتے رہے۔ سڑک سے روڑے وغیرہ اٹھائے گئے۔ دھاریوال میں بعض گلیاں اور نالیاں صاف کی گئیں۔ لائل پور میں کنوئیں سے پانی نکالا گیا۔ سیالکوٹ میں انجمن کی زمین کی درستی کی۔ اس کی حد پر ایک کھائی کھودی ایک گڑھا پر کیا گیا بعض جگہوں کو ہموار کر کے زمین کو صاف کیا۔ ایک اتوار کو یوم عمل منایا۔ محمود آباد میں مسجد اور اس کے لیمپوں اور کنوئیں کی صفائی کی۔ ٹوٹیوں میں پانی ڈالا۔ ایک مکان کی چھت پر اور مسجد کی دیوار کے ساتھ مٹی ڈالی۔ لاہور کے خدام کوشش کرتے رہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کریں مسجد کی صفائی کے علاوہ جلسوں کے انتظامات کئے۔ ایک غیر احمدی کا بوجھ اٹھا کر اس کے گھر تک پہنچایا۔ دہلی میں خدام گھروں اور سڑکوں کی صفائی کے علاوہ اپنے کام خود کرتے رہے۔ حیدر آباد میں ایک مکان کی صفائی کی۔ میلاد کے جلسہ پر خدام نے غیر احمدیوں کو جلسہ کے انتظامات کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ قبرستان کی درستی کی۔ کریام کے خدام نے مسجد کی صفائی کی۔ کاٹھ گڑھ میں خدام مسجد کی چھتوں کے لئے خود جا کر ۳ میل کے فاصلہ سے دِب کاٹ کر لائے۔

تربیت و اصلاح

مقامی مجالس۔ تلقین پابندی نماز کا کام قریباً سب مجالس میں جاری رہا۔ اس کے علاوہ بورڈنگ تحریک جدید۔ دارالبرکات اور دارالسعۃ میں درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ دارالرحمت اور ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے خدام نماز کے لئے جگاتے رہے دارالرحمت اور دارالبرکات میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے دارالفضل میں بورڈ پر ملفوظات لکھے جاتے رہے۔

بیرونی مجالس میں سے بھیرہ نصرت آباد۔ دیناپور میں درس کا سلسلہ جاری رہا۔ بنگہ میں نماز کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ اور جہلم میں نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ گوجرانوالہ۔ مونگھیر دیناپور ملتان اور لدھیانہ میں تربیتی رنگ میں درس و تدریس اور نماز کا سبق دینے کا سلسلہ جاری رہا۔ نصرت آباد سندھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھائی گئیں۔ ملتان میں ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ لدھیانہ میں سلسلہ کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ کیا گیا۔ لائل پور۔ لاہور۔ حیدر آباد میں درس کا سلسلہ عمدگی سے جاری رہا۔ اس کے علاوہ برہمن بڑیہ۔ دہلی لاہور لودھراں۔ سیالکوٹ لائل پور اور حیدر آباد دکن میں تلقین نماز پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ لائل پور میں "حدیث امانت" کی اشاعت کی گئی۔ ۳ جھگڑوں کی صلح صفائی کرائی گئی اور ۲ اجلاس ہوئے لاہور میں صبح کی نماز میں بلا کر لایا جاتا رہا۔ دہلی میں جمعرات کو تہجد پڑھنے کی تحریک کامیاب ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ ۸ تربیتی اجلاس کئے۔ برہمن بڑیہ میں کشتی نوح پڑھائی گئی۔ حیدر آباد دکن میں نماز با ترجمہ خاص طور پر سکھائی جاتی ہے۔ ایک جلسہ کیا گیا۔ ایک موقعہ پر صحابہ کے حالات سنائے گئے۔ کشتی نوح کا امتحان لیا گیا۔ "حدیث امانت" دہرائی جاتی رہی۔ سکندر آباد میں دو اہم تربیتی اجلاس ہوئے۔ جو بہت کامیاب رہے کشتی نوح کا امتحان مرکزی امتحان کی تیاری کے لئے لیا گیا۔

الفضل کا خطبہ نمبر صرف اڑھائی روپیہ میں
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ بتازہ خطبات کے جلد سے جلد مطالعہ کیلئے الفضل کا خطبہ نمبر صرف اڑھائی روپیہ سالانہ میں خرید فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے تحریک جدید سال ششم کے وعدے

سو فیصدی پورے کرنیوالے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جن مخلصین نے تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی ایک فہرست ۳۱ مارچ تک پورا کرنے والوں کی اور دوسری ۳۱ مئی تک وعدہ پورا کرنے والوں کی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جا چکی ہیں۔ بعض دوستوں کی طرف سے مطالبہ ہوا ہے۔ کہ ہم نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے وعدوں کو ۸ جون تک پورا کیا ہے۔ اور حسب وعدہ تحریک جدید کی طرف سے نام بھی پیش ہوئے ہوں گے۔ مگر ضرورت ہے۔ کہ ہمیں اطلاع دی جائے کہ آیا ہمارا نام بھی دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش ہو چکا ہے؟

بہت سے دوست ایسے تھے۔ جو واقعی اپنی مالی حالت کے لحاظ سے ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے تھے۔ اور ایک معتدبہ حصہ ایسا بھی تھا۔ جن کا وعدہ ۳۱ مئی کے بعد کا تھا۔ مگر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں انہوں نے ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

چونکہ یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جن دوستوں نے ۳۱ مئی تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کے نام ۸ جون کو دعا کے لئے حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ ان کو اطلاع ہونی چاہیئے۔ کہ آیا ان کا نام بھی دعا کے لئے پیش ہو چکا ہے۔ پس مناسب سمجھا گیا۔ کہ ۳۱ مارچ تک سو فی صدی پورا کرنے والوں کی فہرست جو اپریل میں پیش کی گئی تھی۔ اور ۳۱ مئی تک وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست جو ۸ جون کو پیش کی گئی ہے۔ وہ سب نام شائع کر دیئے جاویں۔ تا جہاں احباب کو اپنے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہونے کا علم ہو جائے اور ان کا دل اطمینان پا جائے۔ وہاں وہ احباب جنہوں نے ابھی اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا نہیں کیا۔ وہ اپنے اوپر تنگی ڈال کر بھی حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۵ اگست تک اپنے وعدہ کو سو فیصدی پورا کرنے کی سعی بلیغ فرماویں۔ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ یہ فرما چکے ہیں۔ کہ:-

"تحریک جدید کے جلسے ہر جماعت میں ۱۱ اگست کو کئے جائیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ اس وقت تک چندے (تحریک جدید) بھی پورے کے پورے ادا ہو جائیں۔ یا ان کا اکثر حصہ ادا ہو جائے۔ اور جماعت کا اکثر حصہ ادا کر چکا ہو"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جو احباب ۱۵ اگست تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیں گے۔ یا جن جماعتوں کے کارکن اپنی جماعت کے وعدوں کو بہ حیثیت جماعت ۱۵ اگست تک اسّی فیصدی پورا کر دیں گے۔ سو فیصدی پورا کرنے والے افراد اور بہ حیثیت جماعت اسّی فیصدی پورا کرنے والی جماعتوں اور ان کے کارکنوں کے نام ۱۵ اگست کے بعد دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اس لئے تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے ہر دوست کو اور ہر جماعت کے کارکنوں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے وعدے ۱۵ اگست ۱۹۴۰ء تک پورے ہو جائیں۔ تا ان کے نام بھی دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز -/۲۲۶۲ - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود سخت مقروض ہونے کے دسمبر ۳۹ء کے پہلے ہفتہ میں اپنی رقم وعدہ کے چند دن بعد ادا فرمائی وہ جو مقروض ہیں اور تھوڑا تھوڑا قرض دینا ہے۔ جس سے میں اکثر احباب ایسا قرض رکھتے ہیں۔ انہیں حضور کے اسوہ کی تقلید میں اپنے قرض کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ قربانیوں کا موقعہ اللہ تعالیٰ صدیوں کے بعد عطا فرمایا کرتا ہے۔ اس سے حقیقی طور پر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب قادیان -/۳۵

سید محمد اسمٰعیل صاحب معہ اہلیہ نظارت علیا -/۳۲

قاضی عبد الرحمٰن صاحب " " " -/۳۵

انہوں نے باوجود اپنی ذاتی ضروریات کے حضور کے ارشاد کی تعمیل مقدم کی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب معہ بیگم صاحبہ قادیان -/۱۱۰

ملک صلاح الدین صاحب ایم اے معہ والدہ صاحبہ " -/۱۲۰

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی " -/۴۲

آپ نے آئندہ پانچ سال کا چندہ تحریک جدید ایک جگہ سے یکمشت لینے کا لکھا۔ مگر وہاں سے رقم نہ مل سکی۔ جب مولوی صاحب کو معلوم ہوا تو آپ کو بہت افسوس ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سال ششم اور سال ہفتم کی رقم -/۸۵ ادا کرنے کا غیب سے سامان فرما دیا۔ اور آپ نے وہ رقم فوری حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔

مولوی عبد الغفور صاحب معہ اہلیہ قادیان -/۴۵

مولوی عبد الواحد صاحب معہ اہلیہ مبلغ -/۶۳

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی معہ اہلیہ امریکہ -/۱۹۸

مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ بیٹ -/۲۰

آپ کی آمد کے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ چنانچہ آٹھ دس روپے ماہوار آمدنی ہے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والے سابقون الاولون کے اس گروہ میں ہیں۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ تو آپ نے اپنے سال دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم میں اضافہ کر کے پچھلی کمی کو پورا کیا۔ اور آپ اب باوجود قلیل ترین آمدنی کے بیس روپیہ سالانہ سے زیادہ دے رہے ہیں۔ اور ساتویں سال کا بھی چندہ ادا کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اور اس کے علاوہ آپ گاؤں میں جا کر احباب کو تحریک جدید میں شمولیت کی بھی ترغیب و تحریص دلاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے تحریک جدید کی وضاحت بتلانے اور سمجھانے پر کئی احباب نے نئے وعدے کئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خانصاحب) منشی فرزند علی صاحب قادیان -/۱۲۵

منشی عبد العزیز صاحب پنشنر قادیان -/۲۲

مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال " -/۲۰

حکیم فیروز الدین صاحب قریشی " " -/۸

منشی محمد اسحاق صاحب کلرک " " -/۵

منشی رمضان علی صاحب " " " -/۱۱

آپ نے اس سال ۱۹۳۵ء سے لے کر سال ششم اور سال ہائے گذشتہ کا بقایا ادا فرما دیا ہے۔ جزاک اللہ۔

محمد اکمل صاحب فیروز پوری کلرک بیت المال -/۱۱

مرزا محمد شفیع صاحب معہ اہل و عیال قادیان -/۷۵

سید محمود عالم صاحب دفتر محاسب " -/۳۹

امۃ الرشید بنت مرزا محمد شفیع صاحب " -/۵

مولوی عطا محمد صاحب معہ اہلیہ دفتر مقبرہ بہشتی -/۱۵

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان -/۱۶

مولوی عبد الرحیم صاحب پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب -/۵

میاں نور الدین صاحب معہ اہلیہ قادیان -/۱۰

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان -/۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد احمد صاحب پسر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۱۶/-
زینب صاحبہ دختر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان ۵/-
غلام قادر صاحب دفتر ضیافت قادیان ۵/۵
شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی ۴۱/-
ماسٹر چراغ محمد صاحب ہائی سکول ۶/۴
چوہدری عبد الواحد صاحب ۶/-
ماسٹر محمد بخش صاحب ۵/۸
ماسٹر شاہ الدین صاحب ۵/۲
ماسٹر قمر الدین صاحب ۸/۸
ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے ۶۲/-
استانی کنیز فاطمہ صاحبہ گرلز سکول ۵/۲
ربیعہ خانم صاحبہ ۵/۲
ملک رحمت اللہ صاحب مرحوم دارالفضل قادیان ۵/-

ملک صاحب مرحوم میں سلسلہ کا خاص درد اور جوش تھا۔ آپ نے تھوڑی سی آمد ہونے پر فوراً چھٹے سال کا وعدہ کر کے شروع میں ہی ادا کیا۔ اور بوجہ طالب علمی گذشتہ پانچ سال کا نہ دیا تھا۔ دینے کا ارادہ تھا۔ تا ان کا نام بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج میں نام آجائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس ارادہ کی تکمیل سے پہلے ہی ان کو اپنے حضور بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ مرحوم کے والد بزرگوار ڈاکٹر نیاز محمد صاحب نے خاکسار سے دریافت کیا۔ کہ مرحوم کی طرف سے گذشتہ پانچ سال کا چندہ دے سکتا ہوں۔ خاکسار نے عرض کیا۔ کہ آپ دے سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے پانچویں سال کی رقم میں سے ۲/ کی قسط ادا کر دی۔ آپ قسط وار ادا کرتے رہیں گے۔ اور تحریک جدید میں چندہ قسط وار ادا کرنے کی عام اجازت ہے۔

مولوی ارجمند خان صاحب جامعہ احمدیہ قادیان ۱۰/۲
مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے ۳۲/-
ناصر الدین عبد اللہ صاحب پروفیسر ۵/-
مقبول احمد صاحب جامعہ احمدیہ ۵/-
مرزا منظور احمد صاحب ۵/-
غلام حسین صاحب ۵/-
منشی عطاء الرحمن صاحب مدرسہ احمدیہ ۸/۵
ڈاکٹر ماسٹر طفیل محمد خان صاحب ۱۲/
مولوی محمد جی صاحب
میاں محمد ابراہیم صاحب کانپوری تحریک جدید ۱۵/۱۱
سعید احمد صاحب فاروقی معہ اہلیہ ۱۳/۱
روشن الدین صاحب ۔ٹ پور بکریاں ۱۰/۲

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد ٹیوٹر تحریک جدید قادیان ۱۲/۸
محمد احمد صاحب تحریک جدید ۷/۴
مولوی محمد احمد صاحب فاضل مجاہد تحریک جدید معہ اہلیہ ۱۹/-
منشی الطاف حسین صاحب بورڈنگ تحریک جدید قادیان ۳۳/۴
چوہدری فضل احمد صاحب ٹیوٹر ۶/۴
خلیل احمد صاحب ناصر بی۔اے مجاہد ۱۸/-
مشتاق احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ ۳۰/۸
عبد اللطیف صاحب بی۔اے ۵/-
کرم الٰہی صاحب ظفر ۱۰/۱
اللہ بخش صاحب والد کرم الٰہی صاحب ظفر ۵/-
مبشر الدین احمد دین صاحب بورڈنگ تحریک جدید ۷/۸
سلطان صلاح الدین صاحب امرتسر ۶/۲
ضیاء الدین احمد صاحب ۵/۴
نور الدین۔ الہ دین صاحب ۵/-
نور محمد صاحب ۴/-
حافظ صوفی غلام محمد صاحب دارالرحمت قادیان ۵۰/-
مختار احمد صاحب ہاشمی ۷/۴
علم الدین صاحب لائل پور ۶/-
صوفی علی محمد صاحب نارووالیا ۵/۵
چوہدری کریم الدین صاحب ۱۲/۲
میاں امام الدین صاحب سیکھوانی ۸/۲
بابو غلام حیدر صاحب پنشنر ۸/-
میاں خیر الدین صاحب سراج ۵/۸
مستری محمد یعقوب صاحب ۵/۸
ملک نادر خان صاحب ۵/۶
شبیر احمد صاحب سیالکوٹی ۵/۶
منشی عبد الحکیم صاحب ۵/-/۳
میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی ۱۶/-
حکیم رحمت اللہ صاحب ۶/۴
محمد احسن خان صاحب ۶/۶
حکیم محمد عالم صاحب دوکاندار ۵/-/۳
بابو محمد رشید خان صاحب معہ ہمشیرہ و اہلیہ مرحومہ ۱۲۶/-
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب پنشنر دارالرحمت ۸۰/-
صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب مرحوم ۱۱۸/-
محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر ایران ۱۵/
ابوالفضل محمود صاحب دارالرحمت ۹/-
شیخ احمد اللہ صاحب ۵/۴
مولوی غلام نبی صاحب معہ اہلیہ دارالعلوم ۱۹/۸
منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی پنشنر ۳۶/-
محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی قادیان ۲۵/-
بھائی غلام قادر صاحب پنشنر ۲۰/-
بابو اکبر علی صاحب پنشنر دارالعلوم ۵۱/-
ڈاکٹر منظور احمد صاحب دہلیہ ۱۱/۲

میاں محمد شریف صاحب لاہوری معہ اہلیہ دارالعلوم قادیان ۱۱/۱
محمد نذیر صاحب ۱۱/۱
مرزا مہتاب بیگ صاحب ۱۲/-
محمد سرور شاہ صاحب ایم۔اے ۷/-
ڈاکٹر لعل محمد صاحب پنشنر ۲۶/-
ماسٹر نذیر حسین صاحب ۱۶/۱۰/-
مولوی غلام رسول صاحب معہ اہلیہ وزیرآبادی ۱۰/۴
حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب پنشنر دارالعلوم ۲۵۱/۴
بابو محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ماسٹر ۱۷/-
اہلیہ صاحبہ صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب دارالفضل ۵/-
منشی غلام محمد صاحب پنشنر دارالفضل قادیان ۱۲/-
شیخ عبد الحمید صاحب آف ڈیرہ دون ۱۰/-
مرزا قدرت اللہ صاحب دارالفضل قادیان ۱۰/۲
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر ۲۰/۸
چوہدری غلام محمد صاحب پنشنر ۲۲/-
محمد اسمٰعیل خان صاحب کاٹھ گڑھی ۲۱/-
مولوی برکت علی صاحب آف ہیڈ مرالہ ۵/۴
بابو سراج الدین صاحب معہ بنت ۲۷۵/-/-
عطا محمد صاحب معہ اہلیہ ۲۲/۸
ماسٹر نذیر خان صاحب ۱۵/-
منشی محمد الدین صاحب مختار عام دارالبرکات ۶/۶
میاں اللہ دتا صاحب سپاہی ۵/۳
مولوی محمد منعم الحسن صاحب ۵/۴
میاں احمد الدین صاحب ۱۰/-
منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی ۱۳/-
ڈاکٹر محمد اشرف صاحب معہ والد صاحب مرحوم ۳۵/۲
مستری رشید احمد صاحب دارالبرکات قادیان ۶/۱
عبد اللہ خان صاحب دوکاندار ۵/۶
عبد السلام صاحب سیالکوٹی بی۔اے ۵/۸
میاں عبد المجید صاحب سروس کمپنی ۶/۲
میاں خدا بخش صاحب طفل والہ ۵/-
مستری فضل حق و عبد الغنی صاحب ۷/-
میاں محمد شریف صاحب پنشنر
ای۔اے۔سی۔ دارالانوار۔ قادیان ۴۵/۴
ملک عمر علی صاحب کھوکھر ۸۵/۴
عبد الاحد خان صاحب مسجد مبارک ۵/۸
ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۵/۴
قریشی محمد سلیمان صاحب ۷/۴
بابا محمد حسن صاحب واعظ مسجد مبارک ۶/-
مرزا اجلال الدین صاحب مرحوم ۵/۵
منظور احمد صاحب فیکٹری ۵/۵
مرزا محمد یعقوب صاحب ۹/۸
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی معہ اہلیہ ۱۰/-

محمد الدین صاحب معہ اہلیہ واصلباتی نویس
مسجد مبارک قادیان ۴۱/-
مولا بخش صاحب باورچی ۶/-/۳
مولوی امام الدین صاحب مرحوم ابو اکمل ۵/۵
حکیم مولوی قطب الدین صاحب ۵/۱/۶
قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ۵/۵
سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر
مسجد فضل۔ قادیان ۲۸/-
اہلیہ صاحبہ محمد اکبر خان صاحب پنشنر ایچ
ای۔سی مسجد فضل قادیان ۱۰/۲
میاں بھاگ صاحب مسجد فضل ۵/۱/۳
منشی جان محمد صاحب مسجد اقصیٰ ۵/۸
شیخ محمد اکرام صاحب دارالفتوح ۳۳/۲
قریشی محمد اکمل صاحب ۵/۸
مستری روشن الدین صاحب ۷/-
منشی سربلند خان صاحب پنشنر ۵/۱
ولی محمد صاحب بھینی بانگر ۵/-
منشی سکندر علی صاحب بھینی بانگر ۱۱/۸
خوشی محمد صاحب کمہار دارالسعت قادیان ۵/۱/۶
قاری غلام یٰسین صاحب ۵/-
میاں دین محمد صاحب بٹالہ ۵/۳
عبد القیوم خان صاحب بٹالہ ۵/۹
خانصاحب چوہدری میراں بخش صاحب بٹالہ ۵/۳
شیخ محمد عبد الرشید صاحب تاجر ۱۰/-
عطاء اللہ صاحب پنشنر دارالبرکات قادیان ۵/۵

نوٹ :- قادیان دارالامان مرکزی جماعت ہے۔ اس کے کارکنوں کو سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محلہ وار مردوں۔ عورتوں۔ بچوں کے جلسے کرنے چاہئیں۔ اور ساتھ ہی ہر محلہ والے کارکن خصوصاً پریذیڈنٹ صاحب تحریک جدید کا کام کرنے والے دوست کو یہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تعمیل میں اس سے ۱۵ اگست تک اپنا وعدہ مرکز میں سو فیصدی داخل کرنا ہے۔ مگر اس غرض کے لئے کارکن خاص کوشش اور خاص توجہ کر کے کامیاب ہوں گے۔ پس جلدی سے کام لیں۔

چوہدری رحیم بخش صاحب گلانوالی ۵/-
غلام حسین صاحب ونجواں ۵/۲
رحیم بی بی صاحبہ ونجواں ۵/۵
منشی عبد الغنی صاحب اوجلہ ۵/۴
بابو محمد اسحاق صاحب لودھی ننگل ۵/۲
چوہدری عبد المجید صاحب ۵/۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عطا محمد صاحب نمبردار بسراوال ۱۸/-
ڈاکٹر علی گوہر صاحب پنشنر " ۱۸/-
مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور ۲۲۳/-
خان بہادر ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب سیالکوٹ ۴۸/-
میرا احمد صاحب تلونڈی جھنگلاں ۵/-
محمد احمد صاحب " " ۵/-

میاں محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ شہر ۵/۴
مہر سراج الدین صاحب " " ۵/۴
حاجی عبدالعظیم صاحب " " ۵/۴
مہر غلام محمد صاحب " " ۵/۱
چوہدری نذیر احمد صاحب وکیل " " ۵/-
غلام محمد صاحب " " ۶/۴

چوہدری محمد اسلم صاحب چھور ۱۵/۸
" حسام الدین صاحب بھکو پٹی ۵/۴
" اللہ رکھا صاحب " ۵/۴
منشی عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ ٹھروہ ۱۲/۸
مستری غلام حیدر صاحب و غلام قادر صاحب
بھنگالہ ۶/۱۲

میاں عبدالرحیم صاحب ورق ساز امرتسر شہر ۵/۸
والدہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب " " ۵/۴
مولوی محمد حسین صاحب " " ۷/-
ڈاکٹر شیر محمد صاحب والی معہ اہلیہ " " ۱۴۹/۲
محمدی بیگم صاحبہ امرتسر شہر ۶/-
شیخ اللہ بخش صاحب " " ۶/-

کئی احباب ہیں۔ جو تحریک جدید کی قربانی میں اپنی طاقت سے کم حصہ لے رہے ہیں۔ مگر تحریک جدید کی طرف سے ایسے احباب کو کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ یہ تحریک طوعی ہے۔ مگر یہ ظاہر ہے۔ کہ ایسے احباب کے ثواب میں یقیناً کمی ہو رہی ہے۔ اور مومن ثواب کی کمی کو برداشت نہیں کرتا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ ثواب کا طالب ہوتا ہے۔ اس لئے وہ احباب جنہوں نے اپنی توفیق و طاقت سے کم چندہ دیا ہے۔ وہ اپنے چندہ میں اضافہ کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور پورے ثواب کے مستحق ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

میاں جان محمد صاحب بھینی میلوال ۱۰/-
ماسٹر شرافت احمد صاحب ٹرس اٹھوال ۵/۲
شیخ سبحان علی صاحب رحیم آباد ۵/۲
محمد اسمٰعیل صاحب بیگھوال ۵/۲
بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار دھاریوال ۶/-
منشی عاشق محمد خاں صاحب رائے کوٹ ۵/۱۱/۳
محمد طفیل صاحب بھیگوالی ۵/۱۴
حکیم شیخ محمد صاحب ڈیریانوالہ ۵/۴
" شوق محمد صاحب لیق کرال ۵/۶
میاں عبدالمجید صاحب چیچریالہ ۵/۸
محمد بخش صاحب بھاڑہ ۵/۴
مائی بھلی صاحبہ ہرسیاں ۵/-
محمد طفیل صاحب ڈیریانوالہ ۱۱/-
غلام غوث صاحب ہرسیاں ۵/۲
ناظر خاں صاحب اودھووالی کھوکھر ۵/-
مستری غلام حسین صاحب ہردوعال ۱۸/-
خیرالدین صاحب سیری ۵/-
دولت خاں صاحب " ۵/-
محمد صدیق صاحب کانٹے والا پٹھانکوٹ ۲ ۰
مستری محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر ۳۱/-
میاں محمد شفیع صاحب " " ۱۲/-
شیخ مہرالدین صاحب " " ۱۰/۲
منشی احمد دین صاحب " " ۵/۲
صوفی محمد الدین صاحب " " ۵/۸
مہر عمرالدین صاحب " " ۱۰/-
بابو محمد اقبال صاحب " " ۱۰/۴
میاں محمد شفیع صاحب بکس میکر " " ۶/-
ڈاکٹر محمد الدین صاحب " " ۱۳۲/-
چوہدری محمد حسین صاحب " " ۵/۴

سردار بیگم اہلیہ میاں معراج الدین صاحب
سیالکوٹ شہر ۵/-
سیدہ نذیر بیگم صاحبہ " " ۲۲/-
" عصمت صاحبہ " " ۳۶/-
" شوکت صاحبہ " " ۵/۴
سردار بیگم اہلیہ عمرالدین صاحب " " ۱۰/-
سکینہ بی بی اہلیہ کریم بخش صاحب مرحوم " " ۲۰/-
زینب بی بی اہلیہ عبداللہ صاحب " " ۱۲/-
سیدہ رفعت صاحبہ " " ۱۰/۸
استانی خورشید بیگم صاحب " " ۱۶/-
عائشہ بیگم اہلیہ غلام حسین صاحب " " ۲۲/۴
آمنہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب " " ۲۰/۸
زبیدہ اہلیہ محمد نواز صاحب " " ۱۴/-
صدیقہ اہلیہ مسعود احمد صاحب " " ۵/-
سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ بہت اچھا اور بہترین کام کرنیوالی بہنوں میں سے ہیں۔ آپ نے تحریک جدید کے متعلق یہ اطلاع کی ہوئی ہے۔ کہ مجھے کسی یاد دہانی کی ضرورت نہیں۔ میں خود بخود تمام بہنوں کا چندہ جن کے وعدے حضور کے پیش کیا کرتی ہوں وصول کر کے بھیجا کروں گی۔ چنانچہ آپ اس پر عملدر آمد کر رہی ہیں۔
چوہدری شاہ محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
اور ابھا گوپٹی ۱۸/۴
ملک فیروز الدین صاحب ساہووالہ کمبوبال ۱۳۵/-
" امام الدین۔ گلاب الدین صاحب " " ۱۴/-
" ظہور احمد صاحب " ۳۰/-
احمد الدین صاحب زرگر ۱۲/-
چوہدری فقیر محمد صاحب چھور ۵/۵

میاں اللہ بخش صاحب بھنگالہ ۵/۶
شیخ غلام نبی صاحب معہ اہلیہ نوشہرہ پریڈ ۱۰/۵
چوہدری فضل احمد " " " ۲۳/۴
شیخ مہر محمد صاحب " " ۸/-
غلام رسول صاحب رٹیہ ۹/-
مہرالدین صاحب " ۴/۵
ڈاکٹر خیرالدین صاحب عزیز پور ڈوگری ۲۱/-
حافظ عنایت اللہ صاحب نارووال ۵/۵
منشی نظام الدین صاحب چانگریاں ۱۰/۴
چوہدری اللہ دین صاحب " ۵/-
رمضان بی بی صاحبہ " ۵/-
منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری چھاؤنی سیالکوٹ ۶/-
بابو عزیز الدین صاحب ظفروال سیالکوٹ ۲۱/-
ولیداد خاں صاحب مراڑ " ۲۶/-
چوہدری سردار خاں صاحب ڈسکہ " ۵/-
غلام رسول صاحب بھاگووال ۴/۷
چوہدری نواب خاں صاحب بھاگووال ۵/۸
" اعظم علی خاں صاحب " ۵/۱
نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ ۵/-
محمد عبداللہ صاحب چونڈہ ۵/۸
ملک محمد شفیع صاحب " ۱۱/-
چوہدری عبداللہ صاحب مالوکے بھگت ۳۲/-
منشی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ چھاؤنی ۷/۸
چوہدری محمد حسین صاحب معہ اہلیہ ۱۱/-
سید محمد حسین شاہ صاحب نارووال ۲۲
قاضی ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر ۱۴/-
قاضی محمد نذیر صاحب پوسٹ مین " ۵/۴
خواجہ ظہور شاہ صاحب " ۵/۹
محمد صادق صاحب فاروقی " ۹/۴

چند بیگم والدہ صغیر حسین صاحب امرتسر ۵/۴
چوہدری عبداللطیف صاحب ہیڈ ہائی سکول " ۱۰/-
عبدالرشید صاحب غوری " ۵/۱۴
سرور خاں صاحب ڈیرہ وال " ۵/۴
ظہور الدین صاحب بٹ اجنالوی " ۱۰/-
ماسٹر نور الٰہی صاحب " ۱۰/۱۲
چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے آنرز
لاہور ۱۶۰/-
بابو محمد شریف صاحب محمد نگر " ۱۰/-
ڈاکٹر محمد حسین خاں صاحب " ۲۵/۴
میر بشیر احمد صاحب شیلہ گنبد " ۴/۱۰
قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر معہ اہلیہ " ۲۰۷/-
مرزا عطاء اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں " ۴۲/-
میاں عبدالرشید صاحب معہ اہلیہ " " ۱۲/۱۵
سید محمد زمان شاہ صاحب " " ۳۲/-
ڈاکٹر احمد علی صاحب دندان ساز دہلی دروازہ
لاہور ۵/۵
اہلیہ صاحبہ حسن احمد صاحب دہلی دروازہ لاہور ۱۳/-
میاں عزیز احمد صاحب فوٹوگرافر " ۲۵/-
میاں محمد اقبال صاحب بھاٹی دروازہ " ۱۳/-
مرزا محمد اسمٰعیل پنشنر " ۱۲/-
ڈاکٹر مظہر الحق صاحب " ۱۰/-
ڈاکٹر شیخ معراج الدین صاحب بھاٹی دروازہ
لاہور ۵/-
شیخ شمس الدین صاحب و فیروز الدین صاحب
سلطان پورہ لاہور ۲۲/-
شیخ عبدالوحید صاحب سلیم گڑھی شاہو " ۱۵/-
بشارت الرحمن صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور ۵/۵
شیخ محمد الحق صاحب " " ۸/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah